☆۔ہدایت۔☆

(٦)

قرآن مجید کے متعلق ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ

(کفار والی آیات کا مسلمانوں پر اطلاق)

ابو عبداللہ

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم الله،الحمد لله، والصلاة والسلام علی رسول الله

درج ذیل روایت سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ کفار ومشرکین کے حق میں نازل ہونے والی آیات مسلمانوں کی ہدایت کے لئے پیش نہیں کی جاسکتیں،روایت یہ ہے:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو اللہ کی بدترین مخلوق جانتے تھےاورآپؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ جوآیات کفار کے حق میں نازل ہوئیں ان کو وہ مومنوں پر چسپاں کردیتے ہیں۔'' (صحیح بُخاری ''کتابُ استتابۃ المرتدین'')

اس روایت سے یہ نتیجہ نکالنا کہ کفار کےحق میں نازل ہونے والی آیات مسلمانوں کیلئے بطور تنبیہ و اصلاح بنیاد نہیں بنائی جاسکتیں بہت بڑی ہلاکت اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔حقیقت سے آگاہی کیلئے تفصیل پیش خدمت ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کےخارجیوں کو بُرا جاننے کی وجہ یہ تھی کہ وہ آیات میں کفار ومشرکین کی جگہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد لیتے اورقرآن مجید کی غلط تاویل کرتے جیسے:

(i) گناہ کبیرہ کے مرتکب کوکافر کہتے۔

(ii) حضرت علی رضی اللہ عنہ اورحضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوکافر کہتے (نعوذ باللہ) کہ اُنھوں نے ایک دوسرے کےخلاف تلوار اُٹھائی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان وعمل ہماری طرح تو نہیں تھا کہ کلمے کا بھی اقرار ہےاورساتھ ساتھ جھوٹ، ملاوٹ، بدعہدی، بددیانتی، خیانت، شرک، بدعات سمیت ساری برائیوں پربھی کارآمد ہیں۔صحابہ رضی اللہ عنہم میں چونکہ یہ خرابیاں نہیں تھیں تو کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات جن میں کافروں کی خرابیوں کی نشاندہی کی جائے ان آیات کوصحابہؓ پرلگانا درست نہیں۔لیکن کلمے کے باوجود ہمارے اندرکافروں والی ساری خرابیاں: شرک، بدعات، جھوٹ، ملاوٹ، بدعہدی، بددیانتی، بے حیائی........موجود ہوں اوربطور اصلاح آیات پیش کئے جانے پرخارجیوں کے نقش قدم پر چلنا قرار دے کر بدترین مخلوق قرار دینا شیطانی دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔یعنی اگرکسی کوناپ تول میں کمی

سے باز کرنے کیلئے (ویل للمطففین)۔یعنی''ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کیلئے''... سنانے والا بدترین ہوگا یا جوان خرابیوں پر اصلاح نہ کرے وہ قابل ملامت ہوگا۔؟اسی طرح قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے۔اب اگر کوئی کلمہ گو ظلم و ناانصافی پر کاربند ہو تو اسکی اصلاح کیلئے ظلم پر قرآن سے وعید(الا لعنة الله علیٰ الظالمین ۔سن رکھو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے) اسی طرح جھوٹوں پر لعنت کی وعید....... سنانے والا کیا بدترین مخلوق ہوگا......؟اسی طرح شرک سمیت دیگر بے شمار خرابیوں میں ملوث مسلمانوں کو ہلاکت کی دلدل سے نکالنے کیلئے قرآن سے اصلاح کرنے والے کیا بدترین مخلوق ہوں گے.........؟ شیطان کے ان طاقتور دھوکوں میں آکر حقیقت سے دور رہنے والے بدنصیبوں کو تو موت کے وقت ہی سمجھ آئے گی۔اس وقت وہ روئیں گے چلائیں گے کہ کاش انہیں کوئی متنبہ کردیتا............!

قرآن مجید میں کفار میں پائی جانے والی برائیوں کو واضح کیا گیا ہے تاکہ جو اپنی اصلاح کرنا چاہے وہ کرسکے۔نجاست نجاست ہی رہے گی خواہ کسی ٹھیکرے میں ہو یا ریشم میں لپیٹ دی جائے۔جن عقائد و افعال (شرک، بدعات، جھوٹ، خیانت، بدعہدی، ملاوٹ، دھوکہ دہی، ظلم، قتل و غارت، جادو...........) پر عمل پیرا ہونے کی بنا پر کفار کے لئے سخت وعیدیں نازل ہوئی ہیں وہی کام اگر کلمے کے اقرار کے ساتھ کیا جائے (جو کہ کیا جارہا ہے) تو ہم مجرم قرار نہ پائیں گے.....؟بطور اصلاح ہمیں ان غلط کاموں پر تنبیہات پر مبنی آیات سے عبرت پکڑنی چاہیئے یا یہ کہہ کر ان آیات سے چشم پوشی کرنی چاہیئے کہ یہ تو کافروں کیلئے ہیں۔؟ یوں تو قرآن کا تھوڑا سا حصہ ہمارے لئے رہ جائے گا کیونکہ زیادہ تر حصہ کفار و مشرکین کے حق میں ہی نازل ہوا ہے تاکہ انکی خرابیوں کو واضح کرکے اہل ایمان کو بچایا جاسکے۔اسی لئے قرآن پاک کا خطاب کفار مکہ کے ساتھ ساتھ پوری نسل انسانی کے لیے قیامت تک کے لیے ہے،جس کی صداقت پروردگار نے خود یوں فرمائی:

☆ ﴿ تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا﴾

(سورۃ الفرقان،آیت:1)

''نہایت ہی بابرکت ہے وہ اللہ جس نے یہ فرقان (حق اور باطل میں فرق کرنے والا

مجموعہ) اپنے بندے پر اتارا تا کہ سارے جہان والوں کے لیے خبردار کر دینے والا ہو“

☆ ﴿ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴾ (سورہ التکویر، آیت:27)

”یہ (قرآن) تو تمام جہاں والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے“

☆ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کا واقعہ قرآن مجید میں بیان کرنے کے بعد اسے بیان کرنے کا مقصد بھی بیان فرما دیا تا کہ جو کوئی بھی اسے سنے وہ اس پر غور فکر کر کے اپنی اصلاح کرے، ارشاد ہوا:

﴿فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الۡکَلۡبِ اِنۡ تَحۡمِلۡ عَلَیۡهِ یَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُکۡهُ یَلۡهَثۡ ذٰلِکَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا فَاقۡصُصِ الۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ﴾ (سورۃ الاعراف، آیت:176)

”سو اسکی مثال ہوگئی مانند کتے کی، اگر بوجھ لادو اس پر تب بھی زبان لٹکائے اور چھوڑ دو اسے تب بھی زبان لٹکائے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو، سو بیان کرو انکے سامنے یہ قصہ (احوال) شاید (لوگ) غور و فکر کریں“

فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھتے ہوئے اپنے ذہن و مسلک کے خلاف آنے والی قرآن کی آیات سے اعراض، انکی غلط تاویل و تحریف کرنے والے کلمہ گو لوگوں کی تعداد کوئی کم تو نہیں....؟ کیا ان کے لئے اس آیت کریمہ میں سبق نہیں؟ ہر آیت ہمارے لئے ایک آئینہ ہے جس کے سامنے ہمیں اپنے آپ کو پیش کر کے اپنی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔

ان روشن آیات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن پاک کی تمام آیات خواہ وہ کفار و مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہوں عبرت و نصیحت کے اعتبار سے وہ مسلمان اور کفار سب کے لیے ہیں۔ یہ غلط فہمی مکار ابلیس نے صرف اس لیے پیدا کی ہے تا کہ لوگ نا کام ہو کر دنیا سے چلے جائیں۔ بات کو سمجھنے کے لئے کئی آیات میں سے صرف ایک آیت پیش کی جاتی ہے جو خالصتاً کفار کے حق میں نازل ہوئی، اور سب مسلمان اسے اپنی تقاریر کی بنیاد بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو فرمایا:

﴿ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ وَ یَغۡفِرۡلَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ﴾

”(اے نبی) فرما دیجیے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم

سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا''۔(آل عمران۔آیت:31)

شانِ نزول: یہ آیت کریمہ یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جسکے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کے زبانی دعویٰ محبت کو آپ ﷺ کی اتباع کے ساتھ مشروط کیا۔اس سے اگلی آیت میں بات کو مزید واضح کیا گیا چنانچہ فرمایا:

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ﴾

''(اے نبی) انکو فرماؤ اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی پھر اگر وہ منہ موڑیں تو اللہ ایسے کافروں کو پسند نہیں کرتا''(آل عمران۔آیت:32)

یعنی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت سے روگردانی کفار کی روش ہے۔اللہ ہم سب کو معاف فرمائے اور ہماری حفاظت فرمائے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ آیت جو صریحاً کفار کے حق میں نازل ہوئی،جسکے مخاطب یہود و نصاریٰ تھے۔فی زمانہ علماء حضرات جب مسلمانوں کو مخاطب کر کے اس آیت پر گھنٹوں تقاریر کرتے ہیں تو اس وقت انہیں خارجیوں پر وعید والی مذکورہ روایت کیوں یاد نہیں رہتی؟ اور جب انکی غلطیوں کی نشاندی والی آیات آتی ہیں تو ان سے چشم پوشی کر جاتے ہیں کہ یہ کفار کیلئے ہیں......؟

نوٹ: قابل غور بات یہ ہے کہ (بُخاری''کتابُ الاعتصام''رقم:3456) کے تحت آنحضور ﷺ یہ خوفناک پیشگی خبر دے چکے ہیں کہ سابقہ اقوام بالخصوص یہود و نصاریٰ میں پائی جانے والی تمام خرابیاں میری امت میں بھی پائی جائیں گی۔اسکے تحت قرآن کی ساری آیات بطور نصیحت تمام مسلمانوں کے لئے ناگزیر ہیں۔تاہم ہمیں کسی کو ذاتی طور پر نشانہ بنائے بغیر قرآن کی آیات سے رہنمائی لینی چاہیئے۔

اُمید ہے مذکورہ حوالے سے آپ بات سمجھ چکے ہوں گے کہ قرآن مجید کی وعیدیں ہم سب کی ہدایت کے لئے ہیں۔

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ و تقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿ آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں ﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔